شیعہ منافق ہیں

چونکہ اس تحریر سے میرا مقصد صرف مخلصانہ مشورہ ہے اور اہل بصیرت حضرات کی خدمت میں غور وفکر کرنے کی درخواست ہے۔ اگر اہل تشیع حضرات برانہ منائیں تو ان کو آئمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند ملفوظات اور بھی سناؤں۔ اور یہ مشوروں کہ ائمہ معصومین چونکہ کذب اور جھوٹ سے مبرا اور منزہ ہیں۔ اس لئے ان کے کلام کو سچا جان کراس پرایمان لائیں۔

رجاء الکشی صفحہ ۱۹۳

قال ابو الحسن علیہ السلام ما انزل اللہ سبحانہٗ آیۃ فی المنافقین الا وھی فی من ینتحل الشیعۃ الخ۔

یعنی امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے جو آیات بھی منافقین کے بارے میں نازل فرمائی ہیں۔تو ان منافقین سے مراد صرف وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو شیعہ بیان کرتے ہیں ۱۲۔

درحقیقت تقیہ سے زیادہ وجہ تشبیہ اور ہو ہی کیا سکتی ہے۔ اسی طرح کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۰۷ میں ہے۔ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں اپنے شیعوں کو باقی لوگوں سے جدا کروں تو صرف زبانی وصف کرنے والے ہی پاؤں گا۔ اور اگر میں ان کے ایمان کا امتحان لوں تو تمام کے تمام مرتد دیکھوں گا اور اگر میں اچھی طرح چھان بین کروں تو ہزار میں سے ایک بھی نہ ملے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں ہم علی کے شیعہ ہیں۔ حقیقتاً علی کا شیعہ وہی ہے جو ان کے قول وفعل کو سچا جانتا ہے اور رجاء الکشی صفحہ ۱۹۴ میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی قوم ہے جو گمان کرتی ہے کہ میں ان کا امام ہوں خدا کی قسم میں ان کا کوئی امام نہیں کیونکہ وہ لوگ اللہ کے ملعون ہیں۔ جتنی دفعہ بھی میں نے عزت کا سامان مہیا کیا۔ تو ان لوگوں نے اس کو خراب کیا۔ اللہ ان کی عزت خراب کرے۔ میں کچھ کہتا ہوں تو یہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ میری مراد ظاہری الفاظ سے ہے۔ میں صرف انہی لوگوں کا امام ہوں جن لوگوں نے میری صحیح معنی میں تابعداری کی اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۸ میں ہے کہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ رات جو جب میں سوجاتا ہوں تو سب سے زیادہ دشمن انہی لوگوں کو پاتا ہوں۔ جو ہماری محبت وتولی کا دم بھرتے ہیں۔

قاتلین امام حسین

اب تھوڑا سا غور اس بات پر بھی کرلیں کہ امام عالی مقام سیدنا ابن علی رضی اللہ عنہما کو کن لوگوں نے شہید کیا۔ اور وہ لوگ کون تھے۔ جنہوں نے مکروفریب کے ساتھ لاتعداد دعوت نامے لکھے تھے۔

احتجاج طبرسی صفحہ ۱۵۷ حضرت سیدنا امام زین العابدین کوفیوں کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ تم نہیں جانتے کہ تم ہی لوگوں نے میرے والد ماجد کی طرف خط لکھے اور تم ہی نے ان سے دھوکا کیا اور تم ہی لوگوں نے اپنی طرف سے عہد و پیمان باندھے، بیعت کی اور تم ہی لوگوں نے ان کو شہید کیا اور ان کو تکلیفیں دیں۔ پس جو ظلم تم نے کمائے ان کی وجہ سے ہلاکت ہے تمہارے لئے اور تمہارے برے ارادوں کے لئے۔ تم نے میری آل کو قتل کیا اور میرے خاندان کو تکلیفیں پہنچائیں۔ پس تم میری امت سے نہیں ہو۔ اور کتاب کشف الغمہ صفحہ ۱۸۷ پر اہل کوفہ کے دعوت ناموں کی

بعینہٖ عبارت کی نقل موجود ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔

بسم الله الرحمن الرحيم للحسين ابن على امير المومنين من شيعتهٖ وشيعة ابيه امير المومنين سلام الله عليك اما بعد فان الناس منتظروك ولا ارٰى لهم غيرك فالعجل العجل يا بن رسول الله والسلام عليكo

یعنی حضرت حسین ابن علی امیر المومنین کی طرف سے ان کے شیعوں کی جانب سے یہ دعوت نامے ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اس کے بعد گذارش ہے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغیر ان کی نگاہ کسی پر نہیں پڑ رہی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کا خانوادہ جلد از جلد تشریف لائیے (تا کہ یہ انتظار بھی ختم ہو)

کتاب مجالس المومنین صفحہ ۲۵۰ کی عبارت بھی ملاحظہ ہو کہ کوفہ میں کون لوگ تھے؟ جنہوں نے دعوت نامے بھیجے۔

وبالجملہ تشیع اهل کوفه حاجت به اقامت دلیل ندارد وسنی بودن کوفی الاصل خلاف اصل ومحتاج بدلیل است۔

یعنی اہل کوفہ کا شیعہ ہونا محتاج دلیل نہیں بلکہ بدیہی امر ہے اور اہل کوفہ کا سنی ہونا اصل ونقل کے خلاف ہے۔

اب ذرا ان کوفیوں کے متعلق اور محبت وتولی کے علمبرداروں کے متعلق امام عالی مقام سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا دوسرا ارشاد بھی سن لیں۔ کتاب مناقب المعصومین صفحہ ۵۲ مطبوعہ ایران ”اے شیعان، اے محبان لعنت خدا ولعنت رسول ﷺ بر تمام اهل کوفه و شام باد“ یعنی اے شیعو! اے محبو! اللہ کی لعنت اور اللہ کے رسول ﷺ کی لعنت تم تمام اہل کوفہ وشام پر ہو۔

غالبًا ائمہ کرام جن روایات کو ظاہر کرنا ذلت کا موجب تھا اور جن کے چھپانے کے متعلق بانیان مذہب شیعہ نے تاکیدیں کی تھیں اور اس بارے میں روایتیں گھڑی تھیں۔ وہ یہی ائمہ کرام کی حدیثیں ہیں جن کا نمونہ پیش کر چکا ہوں۔ واقعی اگر ائمہ کرام کے یہ ارشادات لوگوں کو سنائے جائیں تو کون بے وقوف شیعہ مذہب اختیار کرے گا۔

تفسیر قمی صفحہ ۴۳ مطبوعہ ایران میں آیت کریمہ ”اذ تبرا الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورا واالعذاب وتقطعت بهم الاسبابoوقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فنتبرا منهم كما تبرء وامنآ كذٰلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم وما هم بخار جين من النارo حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اذا كان يوم القيامة تبرا كل امام من شيعتهٖ وتبرات كل شيعة من امامهاo جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام اپنے شیعہ سے بری ہوگا اور ہر شیعہ اپنے امام سے بری ہوگا، اور ان پر تبرا کرے گا۔

اسی طرح یہی روایت حضرت امام جعفر صادق سے اصول کافی صفحہ ۲۳۷ پر موجود ہے۔ وغير ذلك مالا تحاط بالحد ولا تنتهي بالعدo

تقیہ کی ضرورت

ظاہر ہے کہ ائمہ صادقین کے یہ ارشادات اور یہ حدیثیں اہل تشیع کے لئے ظاہر کرنا موت کا پیغام تھا تو ان کو

چھپانے کے لئے کیوں نہ تقیہ کے باب باندھے جاتے۔

حضرات! ان روایات کا نمونہ جو میں نے پیش کیا ہے اس سے اہل تشیع کے مذہب کی ایک جہت سے تائید بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے اماموں کے ارشادات کو خوب چھپایا اور خون ان پر پردہ ڈالا کہ ائمہ صادقین پر اتہام تقیہ لگا کران کے کسی قول اور فعل کو یقین کے قابل نہ چھوڑا اوران کے ارشادو اعمال کے خلاف ایک مذہب گھڑ کران پر پردہ ڈال دیا۔مگر جس طرح اہل تشیع کے مذہب میں صحیح اور سچی بات کو چھپانا فرض ہے۔اسی طرح اہل السنۃ کے مذہب میں صحیح اور سچی بات کو ظاہر کرنا فرض ہے۔اس لئے مجبوراً ظاہر کی ہیں اور وہ بھی بہت کم تا کہ اہل تشیع حضرات برا نہ منائیں۔ورنہ سخن بسیار است۔

صاحب کشف الغمہ نے اہل السنّت غریبوں کو تو اس اتہام سے کوسا کہ وہ ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایتیں نہیں لیتے بلکہ ان کی روایات کو پھینک دیتے ہیں(نقل کفر کفر نباشد) اس لئے ائمہ طاہرین کی روایات شیعان ومحبان کی مستند ومعتبر کتابوں سے ہی لینا پڑیں تا کہ شیعان اور محبان شیاہ پوشان تو کم ازکم ائمہ کرام کے ارشادات اور ان کے فرامین کو سچا مانیں اور ان پر ایمان لا کر صحیح نصب العین مقرر فرمائیں ۔اور ائمہ طاہرین، معصومین، صادقین کی تصریحات کے خلاف خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہ اجمعین کے حق میں گھڑت قصے کہانیاں کی بنا پر غاصب یا ظالم کہنا چھوڑ دیں۔

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قطعی اور یقینی علم ہر لحاظ سے ائمہ صادقین ہی کو ہوسکتا ہے۔ان کے ارشادات کو دیکھیں جو خلفائے راشدین کے مناقب میں خود اہل تشیع کی مستند ومعتبر کتابوں میں حدوحساب سے باہر ہیں جن کا نمونہ عرض کر چکا ہوں۔جن کے اعمال ناموں کے ساتھ مولا علی رشک فرماویں۔جن کو حضرت علی امام الہدیٰ اور شیخ الاسلام فرماویں جن کے متبعین کو صراط مستقیم پر پکا یقین فرماویں۔جن کی اتباع کو سراسر ہدایت یقین فرماویں۔
ان تمام ارشادات کے برعکس ان کو ظالم اور غاصب کہنا سراسر حضرت علی المرتضیٰ اور باقی ائمہ کی تکذیب ہی ہے اس کے سوا انصاف سے بتایئے اور کیا ہے؟